نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

ملک کی تاریخ کا بدترین سیلاب
ابتلاء‘ آزمائش یا قدرت کی سرزنش

کتنی مشکل زندگی ہے کس قدر آساں ہے موت گلشنِ ہستی میں مانندِ نسیم ارزاں ہے موت
زلزلے ہیں بجلیاں ہیں قحط ہیں آلام ہیں کیسی کیسی دخترانِ مادر ایام ہیں (اقبالؒ)

بدقسمت سرزمین پاکستان جو آئے روز مختلف بحرانوں آزمائشوں اور قدرتی آفات کی زد میں حکمرانوں کے نامہ اعمال کے باعث وقتاً فوقتاً آتا رہتا ہے۔ جس سے پاکستانی قوم کی مفلسی کے پیراہن میں دن بدن مزید چاک اور پیوند لگتے چلے جارہے ہیں‘ قوم جو پہلے ہی وادی تیہ میں سرگرداں اور حیراں ماری ماری پھر رہی تھی‘ پے درپے قدرتی آفات اور خداوند جبار وقہار کی ناراضگی کی وجہ سے اب ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے جہاں اس کی تب وتاب‘ صلاحیتیں‘ تعمیر وترقی‘ خودداری‘ حمیت بلکہ زندگی اور جینے کی رمق تک اس میں باقی نہیں رہی۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

ابھی کچھ عرصہ قبل ہی خیبر پختونخوا کی سرزمین ہلاکت خیز زلزلے نے روندھ ڈالی تھی اور ایک لاکھ سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے تھے‘ ابھی تک زلزلے کے متاثرین کے زخموں کا مداوا نہیں ہوا تھا کہ پھر گزشتہ سال سوات میں نام نہاد آپریشن کی وجہ سے چالیس پچاس لاکھ افراد کو جبری منتقل کردیا گیا اور پوری وادی سوات کو دونوں فریقوں نے تہس نہس کردیا۔ ابھی تو سوات کے زخم بھی مندمل نہیں ہوئے تھے کہ ایک بار پھر ایسی خطرناک قدرتی افتاد نے پختونخوا بلکہ سارے پاکستان کو آناً فاناً اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کی مثال ماضی میں نہ پاکستان میں ملتی ہے نہ دنیا کے دیگر ممالک میں۔ دوسرے لفظوں میں اس سیلاب بلا کو طوفانِ نوح ثانی کہا جاسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق دو کروڑ سے زائد افراد اس عظیم سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثر ہوئے ہیں بلکہ ہر دسواں پاکستانی کسی نہ کسی طور سے اس سے متاثر ہوا ہے۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق دو ہزار کے لگ بھگ افراد اس سیلاب بلا میں بہہ گئے ہیں۔ لیکن غیر سرکاری اطلاع کے مطابق یہ تعداد پچاس ہزار کے لگ بھگ بنتی ہے۔ خیبر پختونخوا جو اس سیلابِ بلا کا پہلا ہدف تھا جس میں خصوصاً چارسدہ اور ہمارا ڈسٹرکٹ نوشہرہ جس میں اکوڑہ خٹک بھی ہے جو نوشہرہ کے بعد بڑا شہر ہے‘ سب سے زیادہ

پاکستان میں متاثر ہوئے ہیں۔ راتوں رات دریائے کابل میں ایسی طغیانی آئی کہ جب صبح لوگوں نے دیکھا اور محسوس کیا تو اپنے اردگرد سمندر کی بلاخیز موجوں کے درمیان پایا۔ سیلاب کے پانی نے گھنٹوں میں علاقے، شہر، دیہات اور لاکھوں گھروں کو آنِ واحد میں غرق و تباہ کردیا اور لاکھوں انسان ہمیشہ کے لئے اپنے جنت نما گھروں سے خیموں میں پہنچ گئے۔ اور سینکڑوں ماؤں سے جگر گوشوں کو زہریلے پانی نے اچک کر چھین لئے۔ اور کئی جگہ تو خاندان کے خاندان سیلاب کی نذر ہوگئے۔ افراتفری، نفسانفسی اور خوف کا ایسا عالم تھا کہ یوں لگتا تھا کہ نفخ صور کسی نے پھونک دیا ہو اور چند لمحے میں قیامت بپا ہونے والی ہے ___ سیلاب کے نقصانات اور اس کی بربادیوں پر ہر آنکھ میں آنسوؤں اور پانی کا ایک بڑا ریلہ موجود تھا۔ لیکن افسوس کہ چشم سرکار ہمیشہ کی طرح خشک و بنجر ہی رہی۔ چار پانچ دن پختونخوا اور خصوصاً کوڑہ خٹک اور ملحق علاقوں میں نہ حکومت کا کوئی اہل کار نظر آیا نہ افواج پاکستان کے اہل کار اور نہ انتظامیہ۔ اپنی مدد آپ خلق خدا ایک دوسرے کا مداوا کررہی تھی۔ ادھر قوم ڈوب رہی تھی بلکہ انسانیت غوطے کھا رہی تھی اور ملک پاکستان پر ایسی اُفتاد آن پڑی تھی کہ چشم فلک نے شاید ہی طوفان نوح کے بعد اتنا خطرناک منظر پہلے کبھی دیکھا ہو۔ پھر ایسے لمحات میں پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئر مین اور صدر پاکستان آصف علی زرداری یورپ کے ذاتی اور تفریحی دورے پر چل پڑے۔ (''روم'' ڈوب رہا تھا اور زرداری فرانس کے ساحلوں میں بیٹھ کر بانسری بجاتے ہوئے یہ نظارے کررہا تھا) اور فرانس اور انگلینڈ کے ذاتی محلات میں آپ عیاشیوں میں ڈوب گئے۔ شاید قدرت بھی پاکستانی عوام کو بار بار اسی لئے اپنی ابتلاء میں دھکیل رہی ہے کہ وہ گزشتہ ساٹھ سالوں سے انہی مکار و عیار اور کرپٹ بے دین سیاستدانوں کو بار بار اپنے اوپر مسلط کررہی ہے۔ قوم میں کوئی شعور اور قوت فیصلہ ساٹھ سالوں میں پیدا نہ ہوا۔ وہ بار بار ایک ہی سوراخ سے ڈسی جارہی ہے' انہیں اپنے سود و زیاں اور مستقبل سے کوئی سروکار نہیں۔ (کبھی وہ جئے بھٹو کا نعرہ لگاتی ہے تو کبھی میاں کے نعرے وجیں گے۔ اور کبھی پختونوں کے نام نہاد حقوق کے نعروں پر ناچی ہے۔) اسی لئے ماہر نباض اور دانشور یہ پیشنگوئی کررہے ہیں کہ مستقبل میں بھی پاکستانی قوم مزید سو بار اسی اژدھا سے اپنے آپ کو ڈسوائے گی۔ اب جب قوم کو خود ہی اپنے مٹنے مرنے اور تباہ ہونے کا احساس نہ ہو تو کیونکر خداوند تعالیٰ بھی ان کی حالتِ زار پر توجہ فرمائے؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ہمارے اپنے ہی اعمال بد' اخلاق قبیحہ اور انفرادی و قومی کج شعوری نے ہی ہمیں یہ روز بد دکھایا ہے۔ اسی لئے عقل کے اندھوں' کانوں اور بہروں کیلئے ہمیشہ ٹھوکریں ہی ان کا نصیب ہوتی ہیں۔ ہم نے بحیثیت قوم ان تریسٹھ سالوں میں اپنی عظیم آزادی کی کوئی قدر نہیں کی۔ پاکستان جو قدرت کا ایک انمول تحفہ بلکہ معجزہ خداوندی تھا' اور خون صد ہزار انجم سے پیدا پاکیزہ سحر تھی' اسے ہم نے اپنے نامہ اعمال کی سیاہیوں سے ظلمت شب میں بدل دیا۔

بدقسمت پاکستان کو حکمرانوں اور عوام دونوں نے اس بیدردی کیساتھ نوچا اور لوٹا کہ آج اقوام عالم میں ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل اور اہل نہیں رہے پھر خصوصاً گزشتہ دس سالوں سے نام نہاد دہشتگردی کی جنگ میں